غلاموں کا جشن آزادی

بقلم المدیر

خواندگان ذی وقار جب آپ یہ سطور پڑھ رہے ہوں گے' اُس وقت قوم یوم آزادی کے ''ہلے گلے'' سے فارغ ہو کر سستا رہی ہو گی۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید ہم آزاد ہو چکے ہیں' لیکن یہ بھولی بھالی قوم نہیں جانتی کہ پہلے تو یہ غیروں کی غلام تھی' مگر اب تو یہ غلاموں کی غلامی میں زندگی گزار رہی ہے' لیکن پھر بھی آفرین ہے اس قوم پر غلامی در غلامی کے باوجود جشن آزادی منانے میں بڑی پُر جوش ہے اور ہر وہ کام خوشی کے نام پر کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا سبب بنے اور جس سے شرم' حیاء' غیرت اور اخلاقیات کا جنازہ نکل جائے اور تو اور یہ قوم تو یوم یکجہتی کشمیر بھی انڈین فلمیں دیکھ کر گزار دیتی ہے۔

یوم آزادی کے نام پر خرافات کا ارتکاب کرنے والے منچلو! ذرا سوچو تو کیا آپ واقعی آزاد ہو چکے ہیں جو اس قدر خوشی کا اظہار کرتے' ہوئے آپے سے باہر ہو رہے ہو۔ کیا وطن عزیز میں مساجد' دینی مراکز' آئین' قانون' پارلیمنٹ' عدلیہ' فوج آزاد ہیں۔ کسی ایک ادارے یا محکمے کا نام ہی تو یاد کرو جو حقیقی معنوں میں آزاد ہو۔ کیا وطن عزیز میں ہم اندرونی طور پر آزاد اور خود مختار ہیں؟ کیا ہماری داخلہ پالیسی' (خارجہ کی تو بات ہی چھوڑیے کہ وہ تو کب کی ہم غیروں کے ہاتھ چند ٹکوں اور عارضی چودھراہٹ اور حکمرانی کے لیے گروی رکھ چکے ہیں۔) داخلہ پالیسی بھی ہم اپنی ضرورتوں کے مطابق اپنی مرضی سے نہیں بنا سکتے۔ فوج کی سیاست میں دخل اندازی سے لے کر انتخابی فہرستوں میں ووٹوں کے اندراج تک ہر کام' ہر معاملے میں اپنے غیر ملکی آقاؤں کی ڈکٹیشن کو نہ صرف قبول کرنا پڑتا ہے بلکہ ان امور کو سرانجام دینے اور ان کے خدوخال سنوارنے کے لیے ہم ان کی مرضی' منشاء اور اشارہ ابرو کے منتظر رہتے ہیں کہ کب کیا حکم صادر ہو جائے۔ کیا آزاد قوموں کا شعار یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر کی چاردیواری میں بھی اپنی مرضی نہیں کر سکتیں تو کیا ہم آزاد ہیں کہ آزادی کے نام پر دن موسوم کر کے جشن منائیں اور ہر وہ کام کریں جو دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی کا سبب بنے۔

یوم آزادی کی مناسبت سے لہو ولعب کا شغل کرنے والو! ذرا غور کرو کیا ہمارے ملک کی فضائیں آزاد ہیں جو ہم اس ترنگ سے آزادی کے نام پر جشن منائیں اور اپنی آوارگی کو سند جواز مہیا کریں۔ دوست نما دشمن جب چاہتا ہے ہماری فضاؤں میں ہمیں نشانہ بناتا ہے' ہمارے اپنے گھر میں ہمیں خاک وخون میں تڑپا دیتا ہے۔ ہماری اپنی زمینوں پر بلاوجہ ہمیں جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ لیکن ہم اُس کا نام تک لینا اپنی جان کے لیے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔

یومِ آزادی کے نام پر فضول خرچی کے مرتکب نونہالو! ذرا فکر کرو کہ تم کس آزادی کا جشن منا رہے ہو۔ کیا آپ کا ایک ایک بال غیر ملکی قرضوں میں جکڑا ہوا نہیں ہے اور کیا ہر حکمران نے آپ کو غیروں کے ہاتھ فروخت کر کے مال نہیں کمایا اور یہ قوموں کی فروخت کی پاکستان سے بڑی منڈی شاید دنیا کے کسی خطے میں نہ ہو۔ آپ گلی محلے سے شروع ہو جائیں تو لوگ آپ کو اپنے معمولی، وقتی اور عارضی مفادات کے لیے برادریاں، پڑوسی، محلے دار فروخت کرتے نظر آئیں گے۔ جو لوگ بدقسمتی یا حالات کی ستم ظریفی کی وجہ سے کسی جماعت یا گروہ کے سربراہ بن بیٹھے ہیں، وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے پوری کی پوری جماعت کی قوت، عزت نفس کو اپنے سے بڑے کسی تاجر کی آڑھت پر فروخت کر دیتے ہیں۔

اس لیے میں نے عرض کیا کہ ہم غلام در غلام ہیں۔ میری قوم کے غیورو! کیا اس غلامی کا جشن مناتے ہو۔ چلو اگر مان بھی لیں کہ ہم آزاد ہو چکے ہیں تو بھی اس یومِ آزادی کے موقع پر فضولیات، لہو ولعب اور ہلے گلے کی صاحب دِل لوگوں کے ہاں تو گنجائش نہیں۔ کیا یہ وہی یومِ آزادی تو نہیں جس کے موقع پر مسلمان نوجوانوں کو تہہ تیغ کیا گیا۔ مسلمان عورتوں کی اجتماعی عصمت دری کے ساتھ ساتھ ان سے وہ انسانیت سوز سلوک کیا گیا کہ شیطنت بھی شرما گئی۔ کیا اسی آزادی کے موقع پر مسلمانوں کے معصوم اور شیر خوار بچوں کو نیزوں کی انیوں پر نہیں اچھالا گیا؟ جشن آزادی برپا کرنے والو! تمہیں اس آزادی کے موقع پر مسجدوں کا اصطبلوں اور شراب خانوں میں تبدیل ہو جانا یاد کیوں نہیں آتا، اس آزادی کے موقع پر قرآن کی بے حرمتی تڑپا کیوں نہیں دیتی؟ اسی آزادی کے موقع پر لٹے پٹے قافلے تمہیں نظر کیوں نہیں آتے؟ اسی آزادی کے موقع پر لاشوں کے ڈھیر تمہارے ضمیر کو جھنجوڑنے کا کام کیوں نہیں دیتے؟ اسی آزادی کے موقع پر ندی نالوں کی شکل میں بہنے والا مسلمانوں کا خون تمہاری زندگی کی راہ کو متعین کیوں نہیں کرتا؟ اور پھر اس سے بڑھ کر خونِ مسلم سے مذاق اور عزت وحرمتِ مسلم سے بے وفائی کیا ہو سکتی ہے کہ جن سکھوں نے یہ سب ظلم وستم کیا، ہم آج انہی کے راستے میں بچھے جاتے ہیں۔ نہ صرف انہیں گلے لگا رہے ہیں بلکہ ان کے ساتھ مل کر ڈانس اور بھنگڑے کا اہتمام کر رہے ہیں۔

عزیز ہم وطنو! حکمران تو شرم، حیا اور غیرت گروی رکھ چکے، تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ان لاشوں کے ڈھیر، لٹی ہوئی عصمتوں اور خونی دریاؤں کو یاد کر کے دشمن سے بدلہ لینے، وطن عزیز کی تعمیر وترقی کا عہد وفا کیوں نہیں باندھتے ہو۔ چلو اگر یہ نہیں کر سکتے تو اس موقع پر جشن آزادی کا نام لے کر خرافات اور بے حیائی کا ارتکاب کر کے ان لوگوں کے دِل تو نہ دکھی کرو جنہوں نے قربانیاں دیں یا پھر ان مناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

اے نوجوان نسل! کبھی آزادی کے دِنوں میں ہونے والے ظلم وستم کو تاریخ کے اوراق سے پڑھنے کی زحمت کرو یا ٹی وی اور انڈین فلموں سے وقت نکال کر کسی بزرگ کے پاس بیٹھ کر وہ داستان سنا کرو جو ایمان افروز بھی ہے اور باعث غم بھی۔ شاید وہ آپ کی زندگی کے خدوخال سنوارنے میں معاون ثابت ہو سکے۔

☆......☆......☆